سوال

(338)خنزیر کی کھال سے بنے ہوئے کوٹ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پچھلے دنوں کھال سے بنے ہوئے کوٹ استعمال کرنے کے موضوع پر ہماری بہت گرما گرم گفتگو ہوئی' کچھ بھائیوں کا خیال تھا کہ یہ کوٹ عموماً خنزیر کی کھال سے بنائے جاتے ہیں' لہذا یہ جائز نہیں ۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہ واقعی خنزیر کی کھال کے بنے ہوں تو پھر ان کے استعمال کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے' کیا انہیں استعمال کرنا شرعاً جائز ہے؟ بعض دینی کتابوں مثلاً قرضاوی کی "الحلال والحرام" اور عبدالرحمن الجزیری کی "کتاب الفقہ علی المذہب الاربعہ" میں اس مسئلہ کی طرف اشارہ تو کیا گیا ہے مگر اس کو واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اذا دبغ الاہاب فقد طہر)) (صحیح مسلم' الحیض' باب طہارة جلود المیتة بالدباغ' ح:٣٦٦)"

''جب کھال کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے۔''

نیز آپ نے فرمایا:

((دباغ جلود المیتة طہورہا)) (ابن حبان (الوارد) باب فی جلود المیتة تدبغ' ح:١٢٣ وسنن النسائی: ٧/١٧٤' ح:٤٢٤٩)

''مردہ جانوروں کی کھالوں کو رنگنا انہیں پاک کرنا ہے۔''

اس مسئلہ میں علماء میں اختلاف ہے کہ کیا اس حدیث کے عموم میں تمام کھالیں شامل ہیں یا اس میں بطور خاص صرف ان مردہ جانوروں کی کھالوں کا حکم بیان کیا گیا ہے جو ذبح کرنے سے پاک ہوجاتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ ذبح کرنے سے پاک ہوجانے والے جانوروں مثلاً اونٹ' گائے اور بکری میں سے مردہ جانوروں کی کھالوں کو جب رنگ لیا جائے تو وہ علماء کے صحیح قول کے مطابق پاک ہوجاتی ہیں اور ہر چیز میں ان کا استعمال کرنا جائز ہے۔ باقی رہے خنزیر اور کتے وغیرہ وہ جانور جو ذبح کرنے سے بھی پاک نہیں ہوتے' ان کے بارے میں اہل علم میں یہ اختلاف ہے کہ کیا ان کی کھالیں رنگنے سے پاک ہوجاتی ہیں یا نہیں' زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ ان کے استعمال کو ترک کردیا جائے تاکہ نبی ﷺ کے

حسب ذیل ارشادات پر عمل ہوسکے :

((فمن التقی الشبہات استبراء لدینہ وعرضہ)) (صحیح مسلم' المساقاۃ' باب اخذ الحلال وترک الشبہات' ح :۱۵۹۹)

''جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین وعزت کو بچالیا۔''

اور((دع ما یریبک الی مالا یریبک) (جامع الترمذي' صفۃ القیامۃ' باب حدیث اعقلہا وتوکل___لخ' ح :۲۵۱۸ وسنن انسائی ح :۵۱۱٤)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص266

محدث فتویٰ